اداریہ

کراچی میں موت کا پہرہ

آج احساسِ تاثر سے جگر زخمی ہے
چاک ہے دامنِ دل تارِ نظر زخمی ہے

آج کل پاکستانی سوسائٹی چند ایسے مسائل میں الجھ کر رہ گئی ہے کہ وہ سچ اور خود فریبی، حقیقت اور سراب میں فرق نہیں کر پاتی۔ چنانچہ اسی خود فریبی کے بارے میں قرآن نے فرمایا: ''کیا ہم تمہیں بتائیں وہ لوگ کون ہیں جن کی ساری کوششیں دُنیا کی زندگی میں کھوئی گئیں، وہ اسی فریب یا دھوکے میں پڑے رہے کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔'' (سورۂ الکھف:۱۰۴) بے شبہ موجودہ وقت میں ہر شہری یا ہر پارٹی اور صحافت کو اظہارِ رائے کی پوری آزادی حاصل ہے، جو شاید موجودہ دور سے پہلے ہمارے شہریوں کو حاصل نہ تھی۔ لیکن ہم ہیں کہ اپنی پرانی غلط روش کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس کا ایک مظاہرہ گزشتہ ۱۲ ر مئی کو کراچی میں ہونے والا خونی مظاہرہ ہے، جس میں ہم نے بڑی بے رحمی سے قانون کو توڑا، تشدد اور بربریت کی راہ پہ چلتے ہوئے اپنے ہی بہن بھائیوں کا خون بہایا۔ میدانِ کارزار میں تقریباً ۴۲ بے گناہ انسانوں کی لاشیں گریں، بیسیوں گاڑیاں نذرِ آتش ہوئیں، سوسائٹی کا پورا کاروبار تباہ ہو گیا۔ اس سارے ہنگامے اور خونریزی سے ہمارے نفس نے سکون پایا۔ کہا جاتا ہے کہ اس ہنگامے کا مقصد یہ بتانا تھا کہ کراچی میں کوئی غیر کراچوی مذہبی یا سیاسی لیڈر، سندھ یا کراچی حکومت کی اجازت کے بغیر شہر میں سر اُٹھا کر چل نہیں سکتا، اور نہ ہی پاکستان کے غیر فعال چیف جسٹس محترم

افتخار محمد چوہدری کراچی میں وکلاء برادری کے اجلاس کو خطاب کر سکتے ہیں۔ حالانکہ اس اجلاس کا بنیادی مقصد سیاسی نہیں بلکہ آئین و عدلیہ کی آزادی کی حمایت کرنا تھا۔ چنانچہ جونہی جناب چیف جسٹس اور اُن کے ساتھی کراچی ہوائی اڈے پر اُترے، انہیں ہوائی اڈے پر روک لیا گیا اور پورے شہر کی سڑکوں کو اور خاص طور پر شاہراہِ فیصل کو بڑے بڑے کنٹینرز کھڑے کر کے مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ خونی ہنگامے کس نے کرائے اور کیوں کرائے؟ اس کا صحیح جواب تو سرکاری انکوائری ہی سے سامنے آئے گا، لیکن یہ المیہ اتنا بڑا ہے کہ پورے ملک کے اہلِ نظر اور اصحابِ درد تڑپ تڑپ اُٹھے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کراچی کے امن و آشتی کو تباہ کر کے ہم نے کیا پایا! کیا سیاست اسی کا نام ہے کہ زبان، نسل اور مذہب کے نام پر اپنے ہی بھائیوں اور غریب شہریوں کا خون بہایا جائے۔

ملک کے اربابِ دانش، سیاسی جماعتوں اور سماجی تنظیموں نے یہ مطالبہ بروقت کیا ہے کہ حکومت کراچی کے المیہ کی تحقیقات کے لیے ایک قومی کمیشن مقرر کرے جو اس شرمناک ہنگامے کے اسباب و عوامل کا سراغ لگائے، اور مجرم اپنے کیے کی سزا پا سکیں۔

لال مسجد - اسلام آباد کا مسئلہ:

فارسی کے ایک معروف شاعر عرفی نے کہا تھا:

ہر بلائے کہ از آسماں می آید
می پرسد خانۂ عرفی کجا است؟

”آج جو بھی بلا آسمان سے اُترتی ہے سب سے پہلے پوچھتی ہے کہ عرفی کا گھر کہاں ہے؟“

یہی کچھ آج کل آسمان ہمارے ساتھ کر رہا ہے۔

لال مسجد کا ہنگامہ یا تماشا ادھر کئی ماہ سے چل رہا ہے۔ اب اس نے بدقسمتی سے ایسی صورت اختیار کر لی ہے، جس پر اہلِ نظر جو اپنے مذہبی، فکری اور اخلاقی سرمایے پر مجتہدانہ نظر